© rasailojaraid.com

ادیان وفرق

حافظ حسن مدنی

’آغا خانی‘......ایک اسماعیلی فرقہ

آغا خانیوں کو قومی تعلیم میں سرکاری آرڈیننس (CXIV/2002) کی رو سے بڑا اہم کردار سونپا جا چکا ہے اور وفاقی وزیر تعلیم نے کہا ہے کہ اس آرڈیننس یا فیصلہ کے بارے میں پارلیمنٹ ہی حتمی فیصلہ کرنے کی مجاز ہے۔ پارلیمنٹ سے اس موضوع پر رائے دہی کروانے کا مقصد غالبًا یہ ہے کہ یہی ایسا فورم ہے جہاں ملکی وقومی مفاد سے بالاتر ہوکر صرف سیاسی گروپ بندی کی بنا پر قومی فیصلے کیے جاتے ہیں۔ اور مشرف حکومت اس سے قبل بھی اپنے متعدد فیصلوں کو اسی پلیٹ فارم سے نافذ کرانے میں کامیاب رہی ہے۔

جہاں تک امتحانی بورڈز کا تعلق ہے تو اخباری ذرائع کے مطابق سندھ گورنمنٹ میں آغا خانیوں کے امتحانی بورڈز کو قبول کرلیا گیا ہے جبکہ پنجاب حکومت کے اختلاف کے باعث فی الوقت پرائیویٹ سکولوں، کالجوں کو اس امر کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ آغا خاں بورڈ کے ساتھ الحاق کرسکیں۔ قابل غور بات یہ ہے کہ سرکاری سکولوں میں پہلے ہی تعلیم کی حالت اس قدر ناگفتہ بہ ہے کہ متوسط طبقے کے لوگ بھی اپنے بچوں کو سرکاری سکولوں میں داخل نہیں کراتے۔ اس لحاظ سے قومی ٹیلنٹ کا اہم ترین حصہ پرائیویٹ سکولوں میں ہی زیر تعلیم ہے اور اسی طبقہ کے پاس ہر قسم کے وسائل بھی میسر ہیں۔ ایسے حالات میں پرائیویٹ سکولوں کا داخلی وجوہ کی بنا پر ہی ممتاز حیثیت حاصل کرلینا، پھر آغا خان بورڈ کے ذریعے ان کو قومی اور عالمی سطح پر ہر قسم کی پذیرائی میسر آجانا ایسے حقائق ہیں جن سے مستقبل قریب میں پاکستان کا تعلیمی وفکری منظرنامہ بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔

اگر خدانخواستہ اس حکومت کو مزید چند سال گزارنے کا موقع مل گیا تو سرکاری سکولوں کو قریب قریب وہی مقام حاصل ہوجائے گا جو اس وقت دینی مدارس کو حاصل ہے۔ جس طرح مسلمانوں کے روایتی نظامِ تعلیم ’دینی مدارس‘ کو انگریز سرکار نے دیس نکالا دے کر نظامِ تعلیم سے اس کا اُصولی تعلق ہی منقطع کردیا، ایسے ہی موجودہ سرکاری سکولوں ...... جو بچی کچھی اسلامی

© rasailojaraid.com

ثقافت کو تحفظ مہیا کر رہے ...... کو بھی ثانوی درجے کے تعلیمی ادارے تو پہلے ہی بنایا جاچکا ہے۔ امریکی سرکار کے مشوروں پر کار بند رہے تو آہستہ آہستہ ان کا قومی کردار کم سے کم تر ہوتا جائے گا، یہ بھی ممکن ہے کہ کچھ عرصے کے بعد مدارس کی طرح اُنہیں ملازمت کا تحفظ بھی حاصل نہ رہے۔ تعلیم کی اہمیت صاحبانِ فکر ونظر سے مخفی نہیں اور اس ساری صورتحال سے محبِّ وطن حلقے شدید پریشانی واضطراب کا شکار ہیں!!

آغا خانیوں کو امریکہ بہادر نے یہ کردار کیونکر سونپا ہے، اس کے لئے ضروری ہے کہ ان کی تاریخ کے ساتھ ان کے عقائد سے بھی واقفیت حاصل کی جائے۔ جہاں تک پاکستان میں ان کی سرگرمیوں کا تعلق ہے، اس بارے میں ماہنامہ 'محدث' کے اپریل ۲۰۰۴ء کے شمارے کے علاوہ ، ماہنامہ 'آبِ حیات' لاہور کا شمارۂ فروری ۲۰۰۵ء اور ماہنامہ 'ترجمان القرآن' لاہور کا شمارۂ ستمبر ۲۰۰۴ء کا مطالعہ مفید ہوگا۔ ایسے ہی آغا خانی بورڈ کے بارے میں تنظیم اساتذہ، پاکستان کا شائع کردہ 'قرطاسِ ابیض' کا مطالعہ بھی چشم کشا ہے۔ ہفت روزہ 'تکبیر' کراچی بھی ۹۰ کی دہائی میں ان کی ملک دشمن سرگرمیوں پر ایک ضخیم اشاعت خاص پیش کر چکا ہے، جسے آغا خانیوں نے سیل پوائنٹس سے اُٹھا کر تلف کرنے کی کوششیں کی تھیں۔ ماہنامہ الحق، اکوڑہ خٹک میں ۱۹۸۷ء کے دوران مولانا عبید اللہ چترالی کے شمالی علاقہ جات میں آغا خانیوں کی سرگرمیوں کے بارے میں بعض مضامین بھی اس سلسلے میں خصوصی مطالعہ کے قابل ہیں۔

تاریخی طور پر ۱۸۵۸ء میں ممبئی کی انگریز عدالت کے فیصلہ کے ذریعے آغا خانیوں کو برصغیر میں اسماعیلیوں کا روحانی پیشوا قرار دیا گیا تھا، ایسے ہی انگریز گورنر جنرل ہند نے انگریز سرکار کی خدمات کے صلے میں انہیں 'پرنس'، 'سر' اور 'ہز ہائی نس' کا خطاب عطا کیا تھا۔ یورپی ممالک سے ان کے تعلقات اس قدر قوی ہیں کہ وہاں انہیں VVIP پروٹوکول دیا جاتا ہے اور پاکستان میں تو ان کا استقبال صدرِ مملکت کے درجے سے کم نہیں ہوتا۔ مغربی تنظیمیں مثلاً CIDA، یو ایس ایڈ، اقوامِ متحدہ کی یونی سیف وغیرہ اپنی امداد آغا خانیوں کے ہی حوالے کرتی ہیں اور وہ اپنے مذہبی عقائد کے فروغ کے لئے انہیں بالواسطہ استعمال کرتے ہیں۔ این جی اوز کو منظّم کرنے کے لئے آغا خان فاونڈیشن عالمی اداروں کی مدد سے 'این جی او ریسورس سنٹر' کے نام سے ایک ادارہ چلا رہی ہے جہاں اسی نام سے میگزین بھی شائع ہوتا ہے۔

جولائی ۱۹۹۶ء کے ماہنامہ 'محدث' میں آغا خانیوں کے عقائد کے تجزیے پر مبنی ایک مضمون شائع ہوا تھا، موجودہ حالات میں اس امر کی شدید ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ اس فرقہ کے عقائد سے پاکستانی عوام کو تفصیلاً متعارف کرایا جائے، چنانچہ وہ مضمون قندمکرر کے طور پر دوبارہ شائع کیا جارہاہے تاکہ عوام کو یہ اندازہ ہوسکے کہ اس ملک کی تعلیمی قسمت کے فیصلہ کن لوگوں کے ہاتھ میں دیا گیا ہے۔ علم وتعلّم سے وابستہ حضرات جانتے ہیں کہ امتحانی بورڈ صرف امتحانی بورڈ ہی نہیں ہوتا بلکہ جس نصاب کی بنا پر وہ اُمیدوار کا امتحان لیتا ہے، اس کو متعین کرنے کے اختیار بھی اس کے پاس ہی ہوتے ہیں۔

زیر نظر مضمون 'اسماعیلیہ' کے تناظر میں لکھا گیا ہے جسے معروف اہل علم، کثیر کتب کے مصنف اور مقبول تفسیر تیسیر القرآن کے مصنف مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ نے تحریر کیا ہے۔ آئندہ صفحات میں آپ یہ مضمون ملاحظہ کرسکتے ہیں۔ البتہ اس مضمون میں اس امر کی وضاحت موجود نہیں ہے کہ آغا خانی اور اسماعیلیوں کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ یوں تو زیر نظر مضمون میں درج تمام عقائد کے حوالے آغا خانیوں کے زیراہتمام شائع ہونے والی مستند کتب سے دیے گئے ہیں، جن سے ان کا باہمی تعلق ازخود نکھر جاتا ہے، اس کے باوجود ذیل میں اس تعلق پر مختصر تفصیل پیش خدمت ہے:

'اسماعیلی' ایک باطنی فرقہ ہے جو امام اسمٰعیل بن جعفر الصادق کے نام سے منسوب ہے۔ جو حیثیت اہل السنہ والجماعہ کے ہاں قادیانیوں کی ہے کہ وہ اُنہیں غیر مسلم قرار دیتے ہیں، ایسے ہی شیعہ کے ہاں یہی حیثیت اسماعیلیوں کو حاصل ہے حتیٰ کہ اثنا عشری شیعہ بھی ان کے کافر ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ بظاہر یہ اہل بیتؓ کی محبت کا دم بھرتے ہیں لیکن درحقیقت اسلام کے مسلمہ عقائد کو منہدم کرنا ان کا وطیرہ ہے۔ عراق میں اس فرقہ کی نشو ونما ہوئی جس کے بعد یہ خراسان، ایران، ہندوستان اور ترکستان کی طرف پھیل گئے۔ ان کے عقائد میں مجوسی افکار کے علاوہ ہندو نظریات، خصوصاً برہمنوں کے اعتقادات بکثرت پائے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ انہی کے گروہ قرامطہ کے ہاں مزدک اور زرتشت مذہب کے عقائد بھی موجود ہیں۔

اسماعیلیوں کے ۷ بڑے گروہ ہیں:

① **اسماعیلی قرامطہ:** اہواز کے باشندے حمدان بن اشعث کی طرف یہ گروہ منسوب ہے جو بعد ازاں کوفہ میں رہائش پذیر ہوا۔ مجوسی افکار کو اس نے اسلام میں داخل کیا، خفیہ فوج قائم کی اور بزورِ بازو اسلامی حکومت پر قبضہ کے لئے سرگرم رہا۔ یہ گروہ یوں تو اسماعیل بن جعفر

© rasaeljaraid.com

الصادق کی طرف منسوب ہے لیکن دراصل الحاد، اباحیت پسندی اور اسلامی اخلاق کو منہدم کرنے کے لئے مصروفِ کار رہے۔ قرامطہ کا اثر ورسوخ زیادہ تر شام اور عراق میں رہا ہے۔

② **فاطمی اسماعیلی :** یہ اسماعیلی فرقے کا بنیادی گروہ ہے۔ اس گروہ کے حسن بن حوشب نے یمن میں ۲۶۶ھ میں فاطمی سلطنت قائم کی۔ اسی فرقے کے عبیداللہ نے تیونس میں ۲۹۷ھ میں فاطمی سلطنت کو قائم کیا۔ اس کے جانشینوں میں معزلدین اللہ نے ۳۶۱ھ میں مصر کو فتح کرکے فاطمی سلطنت میں شامل کرلیا، ۴۸۷ھ تک ان کی حکومت قائم رہی۔ پھر انہی فاطمیوں کے ذیلی گروہ مستعلي فاطمیوں نے ۵۵۵ھ تک مصر، حجاز اور یمن پر حکومت کی۔ حتیٰ کہ سلطان صلاح الدین ایوبی نے ۵۵۵ھ میں مصر کو ان سے آزاد کرایا۔

③ **حشیشی اسماعیلی :** حسن بن صباح (م۱۱۲۴ء) اس کا بانی تھا۔ یہ لوگ حشیش کو کثرت سے استعمال کرتے۔ آلَمُوْت کے نام سے قلعہ قائم کرکے حسن بن صباح نے اس میں دنیاوی جنت قائم کی اور مصر کی فاطمی سطنت پر قابو پانے کے لئے ۵۲۵ھ میں اپنے فدائیوں کے ذریعے مستعلی کے بیٹے آخر کو اس کے دونوں بیٹوں سمیت قتل کرادیا۔ اس کے جانشین رکن الدین خورشا کی حکومت قلعہ پر اس وقت تک قائم رہی جب تک منگول جنگجو ہلاکو خان نے اس پر قبضہ نہ کرلیا، اس کے بعد یہ اسماعیلی دنیا بھر میں پھیل گئے اور اب تک دنیا کے مختلف خطوں میں پائے جاتے ہیں۔

④ **شامی اسماعیلی :** یہ فاطمیوں کا ذیلی گروہ 'نزاری' ہیں۔ اُنہیں کوئی بڑی سلطنت قائم کرنے کا موقع نہ مل سکا، لیکن اپنے علاقوں اور محلوں میں اپنے عقائد کا پرچار کرتے رہے۔ قدموس، مصیاف، بانیاس، خوابي اور کہف کے علاوہ منطقة سلمیة میں یہ ابھی تک پائے جاتے ہیں۔ ان کی اہم شخصیت راشد الدین سنان ہے، جس کا لقب شیخ الجبل ہے۔ یہ اپنے عقائد وتصرفات میں حسن بن صباح سے ملتا جلتا شخص تھا۔ اس نے سنانی مذہب کی بنا ڈالی اور اسماعیلی عقائد میں 'عقیدہ تناسخ' کا بھی اضافہ کیا۔

⑤ **بوهره اسماعیلی:** یہ فاطمی اسماعیلیوں کا ذیلی گروہ مستعلي ہیں، اِنہوں نے سیاست کو چھوڑ کر تجارت میں زیادہ دلچسپی لی۔ یمن میں قائم قدیم اسماعیلی حکومت (۲۶۶ھ) سے ان کا سلسلہ چلتا ہے۔ یمن سے برصغیر پاک وہند میں داخل ہوئے۔ ہندوؤں سے بکثرت میل جول اختیار کیا۔ 'بوہرہ' ہندی لفظ ہے جس کا معنی تاجر ہے۔ ان کے دو گروہ ہیں؛ داؤدی بوہرے:

© rasailojaraid.com

یہ زیادہ تر ہندو پاک میں پائے جاتے ہیں اور ان کا پیشوا ممبئی میں قیام کرتا ہے۔

سلیمانی بوہرے: یہ زیادہ یمن میں ہیں، اور ان کا پیشوا بھی یمن میں قیام پذیر ہے۔

⑥ **آغا خانی اسماعیلی:** یہ شامی اسماعیلیوں کا تسلسل ہیں۔ ایران میں اُنیسویں صدی کے پہلی ثلث میں ان کا ظہور ہوا۔ ان کے تین پیشوا گزر چکے ہیں:

◉ حسن علی شاہ، آغا خاں اوّل (م ۱۸۸۱ء): انگریز نے اسے آغا خاں کا لقب عطا کر کے ہند و پاک میں اپنی دخل اندازی کی راہ ہموار کرنے کے لئے افغانستان، بعد ازاں بمبئی میں قیام پذیر کیا۔ کہا جاتا ہے کہ سندھ پر انگریز کو حملہ کرنے کی دعوت بھی اس نے ہی دی تھی۔

◉ آغا خاں دوم، آغا علی شاہ (م ۱۸۸۵ء): یہ صرف ۴ سال روحانی پیشوا رہا۔

◉ دوم کا بیٹا محمد حسینی، آغا خاں سوم (م ۱۹۵۷ء): اس نے یورپ میں رہنے کو ترجیح دی اور دنیاوی لذات وخواہشات کی پیروی کو اپنا معمول بنایا۔

◉ پرنس کریم آغا خاں، آغا خاں چہارم (تا حال): اس نے یورپی یونیورسٹیوں میں ہی تعلیم حاصل کی۔ آغا خانی زیادہ تر نیروبی، دار السلام، زنجبار، مڈغاسکر، کانگو، شام اور ہندوستان کے علاوہ پاکستان کی شمالی ریاستوں گلگت، چترال وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔ کراچی میں بھی ان کی کافی تعداد آباد ہے۔

⑦ **واقفی اسماعیلی:** وہ لوگ جنہوں نے محمد بن اسماعیل بن جعفر کے بعد امامت کے مزید آگے منتقل ہونے کا عقیدہ نہ رکھا اور ابھی تک انہی کی واپسی کے منتظر ہیں۔

یہ ہے اسماعیلیوں کے ۷ گروہوں کی مختصر تاریخ، چونکہ یہ تمام اماموں پر ایمان کا عقیدہ رکھتے ہیں، اسلئے امامی کہلاتے ہیں اور ان کے مذکورہ بالا اکثر گروہ امام کی شخصیت پر اختلاف کرنے کا نتیجہ ہیں۔ نزار اور مستعلی وغیرہ ان کے اماموں کے ہی نام ہیں۔

اسماعیلیوں کے عقائد کا خلاصہ

❁ محمد بن اسماعیل بن جعفر کی نسل سے اس دور کے امام پر ایمان لایا جائے۔ اصولی طور پر یہ امامت بڑے بیٹے کے حصے میں آتی ہے، لیکن اس اُصول کی مخالفت کئی بار ہو چکی ہے۔

❁ امام معصوم ہوتا ہے اور اس معصومیت کا تصور یہ نہیں کہ وہ گناہ کا ارتکاب نہیں کرتا بلکہ یہ گناہ کی تاویل کر کے اپنے عقائد کے حسبِ حال اس کی توجیہ کر لیتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

❁ جو اسماعیلی اس حال میں مر جائے کہ اپنے دور کے امام پر ایمان نہ رکھتا ہو اور اس کی اطاعت کا اس نے پیمان نہ کیا ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔

❁ ان کے نزدیک امام متعدد ایسی صفات کا حامل ہوتا ہے جو مسلمانوں کے ہاں صرف اللہ ربّ العٰلمین سے مخصوص ہیں۔ امام باطنی علم کا بھی حامل ہوتا ہے اور ہر اسماعیلی اپنی کمائی سے اسے ۵ واں حصہ ادا کرنے کا پابند ہے۔

❁ تقیہ اور اپنے نظریات کو پوشیدہ رکھنے پر یہ لوگ ایمان رکھتے ہیں اور ایسے مواقع پر یہ اُس سے کام لیتے ہیں جب ان پر حالات تنگ ہو جائیں۔

❁ امام ہی اسماعیلی دعوت کا محور ومرکز ہے۔ اور ان کے عقائد اسی امام کے گرد گھومتے ہیں جو عقائد وہ دے، اسے اختیار کرنا واجب ہوتا ہے۔

❁ یہ امام ظاہر بھی ہوسکتا ہے اور مستور بھی۔ اگر وہ ظاہر تو اس کی امامت کے دلائل کا ظاہر ہونا ضروری نہیں، البتہ اگر وہ پوشیدہ ہو تو اس کے دلائل کا ظاہر ہونا بہرحال ضروری ہے۔

❁ تناسخ کا عقیدہ بھی ان کے ہاں پایا جاتا ہے، ان کے نزدیک امام تمام انبیا کا اکیلا وارث ہوتا ہے، ایسے ہی تمام ائمہ کرام کا بھی وہی وارث ہوتا ہے۔

❁ اللہ کی بیشتر صفات کے یہ لوگ منکر ہیں گویا اللہ ان کے نزدیک عقل وتصور سے بالا تر شے ہے۔ ان کے عقائد کی مزید تفصیلات کے لئے آئندہ مضمون کا مطالعہ کریں۔

مذکورہ بالا معلومات 'ورلڈ اسمبلی آف مسلم یوتھ' WAMY کے سابق سیکرٹری جنرل ڈاکٹر مانع حماد جہنی کے زیر نگرانی تیار کردہ 'انسائیکلو پیڈیا برائے ادیان وفرق معاصرۃ' سے ماخوذ ہیں۔ اس موضوع پر علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کی کتاب الاسماعیلیة، پنجاب یونیورسٹی کے دائرہ معارفِ اسلامیہ میں مادّہ 'اسماعیلیہ' اور برنارڈ لیوس کی کتاب أصول الإسماعيلية والفاطمية والقرمطية کا مطالعہ مفید ہوگا۔

مذکورہ بالا تفصیلات راقم نے مولانا عبد الرحمٰن کیلانیؒ کے مضمون کے آغاز میں درج کرنے کے لئے تحریر کی تھیں، لیکن طوالت کے باعث اسے ایک مستقل مضمون بنا دیا گیا ہے۔ مولانا کے مضمون کا مطالعہ اس کے بعد کرنا مفید ہوگا۔ راقم کے نانا مرحوم مولانا عبد الرحمٰن کیلانیؒ نے اپنے مضمون میں جن عقائد کو بنیاد بنایا ہے، اُس کے لئے اُنہوں نے بمبئی میں اُنہی کی شائع کردہ کتب کو پیش نظر رکھا ہے۔ یہ کتب خود آغا خانی تنظیموں نے شائع کی ہیں۔ اس سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ خود یہی عقائد اختیار کرتے ہیں اور اِنہی پر عمل پیرا ہیں۔

www.KitaboSunnat.com